مشرقِ وسطیٰ

یمن: "مسلمان معاشرے میں مکالمہ ہمارے لیے تبشیر کی ایک شکل ہے۔

[ماہنامہ فوکس (لیسٹر) نے مشنری تنظیم "آبائے سفید / خواہران سفید (White Fathers / White Sisters) کے مجلّے سے حسب ذیل رپورٹ اخذ کی ہے۔ رپورٹ میں دو خواہران سفید نے یمن میں اپنے قیام اور تجربات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے ایک "خواہر" کا تعلق فرانس سے اور دوسری کا بلجیم سے ہے۔ مدیر]

بحر احمر کے کنارے واقع صحرائی ملک یمن کی آبادی سو فیصد مسلمان ہے۔ وہاں "خواہران سفید" کی دو مختصر جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ایک حدیدہ میں قیام پذیر ہے اور دوسری در یمی میں۔ "خواہرانِ سفید" یمنی حکومت کی دعوت پر اس مقصد کے لیے یہاں آئی ہیں کہ اولاً صنعاء میں نرسنگ اسٹاف کو تربیت دیں اور ثانیاً دایہ گری اور چھوٹے ہسپتال چلانے کے لیے خواتین کی تربیت کریں۔

یہ مقصد تو حکومت یمن کے پیشِ نظر تھا، دعوت قبول کرتے ہوئے "خواہرانِ سفید" کیا سوچ رہی تھیں؟ کیا اُن کی آمد کا مقصد کھلے عام یسوع مسیح کی منادی کرنا، لوگوں کو بپتسمہ دینا یا مقامی چرچ قائم کرنا تھا؟ نہیں، بالکل نہیں، کیوں کہ اس قسم کی کارروائیوں کو تبدیلی مذہب کی کوشش کہا جاتا ہے اور مسلمان ملکوں میں یہ قابل دست اندازی پولیس جُرم ہے۔

خداوند لوگوں سے یسوع مسیح کا تعارف اُن کی روز مرّہ زندگی اور اُن کی اپنی روایات میں کراتا ہے۔ اس لیے مسلمان معاشرے میں مکالمہ ہمارے لیے تبشیر کی ایک شکل ہے۔ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ اناجیل میں باطل کی آمیزش کر دی گئی ہے۔ اس لیے ہماری زندگی اُن کے لیے پانچویں قسم کی انجیل ہونی چاہیے جو واضح طور پر درست یسوع مسیح کی مظہر ہو۔

در یمی چھ ہزار آبادی کا ایک بڑا گاؤں ہے جس میں ۱۵ سے زائد مساجد ہیں۔ ہم اس گاؤں میں بڑی حد تک حدیدہ میں مقیم اپنی "بہنوں" کی ملاقاتوں اور خطوط سے محروم ہیں۔ مزید براں کسی پیرش میں پاک یوخارست کی تقریب میں شمولیت بھی ممکن نہیں۔ ایک گاؤں میں الگ تھلگ صرف دو یورپی اور مسیحی خواتین کیسی ہوں گی اور ہم یہاں یسوع مسیح کی مناد کیسے بن سکتی ہیں؟ یہ صرف "روزمرہ زندگی کے مکالمے" سے ہی ممکن ہے۔ اس کا مطلب ہے قربت، یعنی اپنے ارد گرد انسانوں سے قربت اور خداوند سے قُربت۔

مسلمان عورت کی دُنیا کے دروازے باہر والوں کے لیے بند ہیں اور صرف خواتین ہی اس دُنیا میں داخل ہو سکتی ہیں۔ یہ ہماری طبّی خدمت ہے اور ہمارا خواتین ہونا ہے کہ ہم دریسمی کی خواتین سے ربط رکھتی ہیں۔

دایہ کی ہماری حیثیت ہمیں لوگوں کے قریب کر دیتی ہے۔ ایک دفعہ رات کے ایک بجے ایک بچے کی ولادت کے بعد ہم گھر آئیں۔ ہماری ہمسایہ خاتون نے ہماری غیر حاضری محسوس کر لی تھی اور ہمارے واپس آنے پر دیوار کے پیچھے سے اُس نے پوچھا کہ ہم کہاں تھیں؟ اور نومولود لڑکا ہے یا لڑکی؟ اِس کے بعد ہی وہ آرام سے سو سکی۔

جب ہمارے ہمسایوں نے ہم میں سے ایک کی والدہ کی رحلت کی خبر سُنی تو دلی اظہار ہمدردی کے لیے ہمارے ہاں آنے والی خواتین کا تانتا بندھ گیا۔ ایک خاتون نے استعجاب سے کہا کہ "اور تم اپنی والدہ کی چارپائی کے پاس نہ تھیں، حتیٰ کہ تدفین میں بھی شریک نہ ہو سکیں۔ یہ سب کچھ آخرت میں اُس کے نامۂ اعمال میں شامل ہوگا۔"

ہمارے طبّی کام (مشاورت، ڈسپنسری میں علاج معالجہ اور گھروں میں دایہ گری کی خدمات) نے ہمیں گاؤں کی زندگی کا حصہ بنا دیا ہے۔ اِس کا نتیجہ ہے کہ ہمیں اکثر اپنے اندازِ فکر کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ کیوں کہ ان لوگوں کا دواؤں کے بارے میں وہ تصوّر نہیں جو ہمارا ہے اور اقدار کا معیار بالکل مختلف ہے۔

مسیحی برادری سے مکمل طور پر الگ تھلگ ہونے کے باوجود ہمارا احساس ہے کہ ہم عالمگیر کلیسیا کا ایک نہایت چھوٹا سا خلیہ (Cell) ہیں۔ ہماری موجودگی خاموش موجودگی ہے۔ اپنے دلوں کی گہرائی میں یسوع مسیح کو جانے بغیر بھلا دوسروں کو کس طرح یسوع مسیح سے متعارف کرا سکتے ہیں؟ ہمارے الگ تھلگ ہونے اور باہر سے روحانی معاونت کی عدم دستیابی کے سبب ہم بھرپور دُعائیہ زندگی گزار رہی ہیں۔ ہم اکٹھی یا الگ الگ اپنے طور پر سرِ اقدس (Blessed Sacrament) کے سامنے دعا کرتی ہیں اور ہر روز خداوند سے برکت حاصل کرتی ہیں۔ لوگوں کی زندگی میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے ہم اسے فطری امر سمجھتی ہیں کہ اُنہیں اُن کی تمام خوشیوں اور غموں، امیدوں اور ناکامیوں کے ساتھ اپنے آقا کے سامنے پیش کریں جس نے اپنے باپ کے لیے اپنی قربانی دی۔

اُس وقت تک کوئی حقیقی مکالمہ جنم نہیں لے سکتا جب تک خدا کے بارے میں دوسروں کے تجربات کو جاننے کی خواہش نہ ہو۔ مکالمہ باہمی تبشیر ہے کیوں کہ -- اُنہیں معلوم ہو یا نہ ہو -- دونوں فریق یسوع مسیح کے ایک جیسے اسرار میں زندہ ہیں اور یسوع مسیح اُن میں روح القدس کے ذریعے کارفرما ہے۔ یسوع مسیح کی روح کے عمل میں دونوں فریق ایک دوسرے کو زیادہ بہتر طور پر خدا کی جانب رجوع کرنے کے لیے بلاتے ہیں۔

دریسمی گاؤں میں خداوند ہمارے لیے زندہ انسانوں یعنی ہمسایوں، ماؤں اور بیماروں کے دلوں کے زندہ ہیکل میں ہمارا انتظار کر رہا ہے۔